

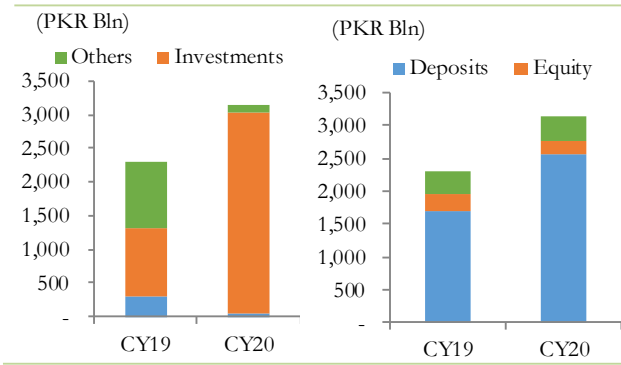
## باب 3.1 شعبہ بینکاری

وبا کے سبب مشکلات کے باوجود بینکاری کے شعبے نے 2020ء میں لچکداری کا مظاہرہ کیا۔ مختلف معاشی شعبوں میں قرضوں کی رفتار کمزور رہی، جبکہ قرضوں کی بلند میزانی ضروریات کے سبب بینکوں کی سرمایہ کاری بڑھ گئی۔ ڈپازٹس کے بہاؤ میں بہتری سے اثاثوں کی نمو کے لیے درکار فنڈنگ مہیا ہوئی۔ معاشی ماحول میں مجموعی دباؤ کے باوجود غیر فعال قرضوں میں معتدل اضافہ ہوا، جس کا جزوی سبب ریلیف کے فراست پر مبنی اقدامات ہیں۔ آمدنی میں نمایاں بہتری ہوئی جس کی اہم وجوہات میں شرح سود اور انتظامی اخراجات میں کمی اور تمسکات کی فروخت پر حاصل شدہ فوائد ہیں۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم ہوتی رہی، جو غیر متوقع دھچکوں کے مقابلے میں بینکوں کی دباؤ برداشت کرنے کی صلاحیت کی عکاس ہے۔ غیر یقینی ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ بینک صورت حال کا مسلسل جائزہ لیتے رہیں، خصوصاً قرض گہروں میں قرض واپس کرنے کی صلاحیت کا، اور ادارہ جاتی ادائیگی قرض کی صلاحیت بڑھانے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔

### 2020ء کے دوران شعبہ بینکاری نے لچکداری کا مظاہرہ کیا۔۔۔

وبا کا دباؤ ہونے کے باوجود 2020ء میں شعبہ بینکاری کے اثاثوں میں 14.24 فیصد نمو ہوئی، جو گزشتہ برس دیکھی گئی 11.73 فیصد نمو کے مقابلے میں کم ہے۔

### چارٹ 3.1.1: شعبہ بینکاری کے اثاثوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (بہاؤ)



Source: SBP

ساتھ قرضوں کی قیمتوں کے دوبارہ تعین سے مدد ملی، جن کی شرحوں کا تعین بینک اور قرض لینے والے کے درمیان قرض کے سمجھوتے میں مقررہ حد کے مطابق کیا گیا۔

شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مضبوط رہی، جس میں ان کی آمدنی میں نمایاں اضافے کے ساتھ مزید بہتری آگئی۔ آخر دسمبر 2020ء تک شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 18.56 فیصد ہو گئی جو دسمبر 19ء میں 17.0 فیصد تھی۔ اسی طرح، بازل سیالیت کا تناسب بشمول سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب 2020ء میں مطلوبہ سطح سے کافی بلند رہا۔

سال کے دوران بینکوں کے استحکام کی مشترکہ پوزیشن کے ساتھ خطرے کی اہم سمتوں میں بہتری آئی ہے جس کی عکاسی زیادہ کلی معاشی دباؤ کے باوجود بینکاری نظام کے نقشہ استحکام سے ہوتی ہے (چارٹ 3.1.2)۔

اثاثوں کی اساس میں تمام نمو کا محرک سرمایہ کاریاں تھیں جن میں 33.51 فیصد اضافہ ہوا (چارٹ 3.1.1)۔<sup>53</sup> خطرے سے گریز کے ماحول میں ڈپازٹس میں نمایاں اضافے نے بینکوں کو تقریباً 3 ٹریلین روپے کی سرمایہ کاریوں کے قابل بنایا۔ جاری کھاتوں اور بچت ڈپازٹس (سی اے ایس اے) کا ڈپازٹس کی نمو میں بڑا حصہ تھا، جن میں سے بیشتر ڈپازٹس 'افراد' اور 'کاروباری اداروں' سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگرچہ قرضوں میں 0.52 فیصد کی جزوی نمو ہوئی، تاہم یہ اضافہ قرضوں کے بہاؤ کے متعلق اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کا نتیجہ تھا۔ کچھ معاشی شعبوں کے قرضوں کی رفتار سست رہی، جبکہ دیگر نے قرضوں کی خالص واپسی کی۔ تاہم زیر جائزہ سال میں ٹیکسٹائل کے شعبے نے سب سے زیادہ قرضے حاصل کیے۔

شعبہ بینکاری کے خطرہ قرض کو اسٹیٹ بینک کے کلی فراست پر مبنی اقدامات سے مدد ملی اور اس میں معتدل اضافہ ہوا، کیونکہ آخر دسمبر 2020ء تک خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بڑھ کر 9.19 فیصد (جو دسمبر 19ء میں 8.58 فیصد تھا) تک پہنچ گیا۔

شعبہ بینکاری کی بعد از ٹیکس آمدنی میں 2020ء کے دوران 42.92 فیصد اضافہ ہو گیا۔ مارچ تا جون 2020ء میں پالیسی ریٹ میں نمایاں کٹوتی ڈپازٹس کی فنڈنگ کی لاگتوں میں کمی پر مٹیج ہوئی جس کا سبب بچت ڈپازٹس کے نرخوں کا از سر نو تعین تھا۔<sup>54</sup> دوسری جانب، سودی آمدنی کو حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کے حجم میں اضافے کے ساتھ

<sup>53</sup> ڈپازٹس کے نرخوں کے دوبارہ تعین کا اطلاق اگلے مہینے کے پہلے دن سے ہوتا ہے۔ سرکلر اس لنک پر

دستیاب ہے: <https://www.sbp.org.pk/bprd/2013/C7.htm>

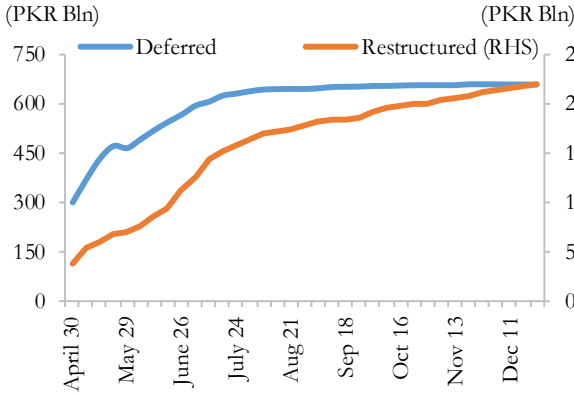
<sup>54</sup> مجموعی اثاثوں میں 2020ء کے دوران 96 فیصد اضافے کا سبب سرمایہ کاریاں ہیں۔

<sup>54</sup> بی بی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2013ء کے مطابق پالیسی ریٹ میں تبدیلی کے تناظر میں بچت

### اثرات کا عکاس تھا (چارٹ 3.1.3)۔

وہا پر قابو پانے کے اقدامات کے سبب اقتصادی منتظمین کے درمیان نقد رقوم کے آئندہ بہاؤ میں مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے سرگرمی سے کردار ادا کرتے ہوئے انہیں متعدد اقدامات کے ذریعے ریلیف فراہم کیا، جن میں مارچ تا جون 2020ء کے درمیان پالیسی ریٹ میں 6.25 فیصد کٹوتی اور قرضوں کے اصل زر کی ادائیگی ملتی کرنے اور ان کی تشکیل نو/ری شیڈولنگ جیسے متعدد اقدامات شامل تھے۔ وہا کے آغاز سے لے کر آخر جون 2020ء تک 566 ارب روپے مالیت کے قرضوں کو مؤخر کیا گیا جبکہ 113 ارب روپے کے قرضوں کی تشکیل نو/ری شیڈولنگ کی گئی (چارٹ 3.1.4)۔

### چارٹ 3.1.4: 2020 میں مؤخر اور تشکیل نو/ری شیڈول کی گئی مجموعی رقم



Source:

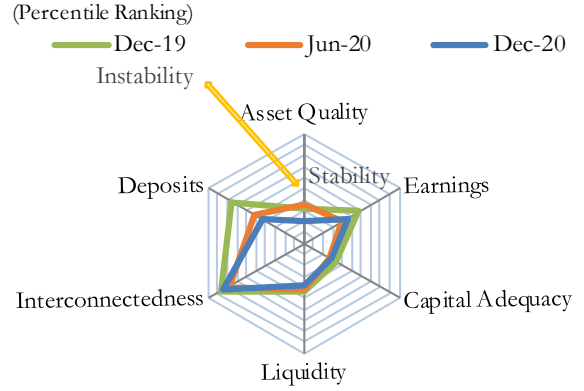
اعانت کے اقدامات کے نتائج آنے کے بعد خطرہ قرض کم ہو گیا۔۔۔

2020ء کی دوسری ششماہی میں غیر فعال قرضوں میں کمی کی وجوہات میں اسٹیٹ بینک کے ریلیف اقدامات، بتدریج معاشی بحالی اور غیر فعال قرضوں کی نقد وصولیاں شامل ہیں۔ جن عوامل سے مدد ملی ان میں ایس او بیز کے ساتھ معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے سبب مینوفیکچرنگ میں اضافہ اور مختلف پالیسی اقدامات کے مشترکہ اثرات شامل ہیں، جنہیں تعمیراتی صنعت کے حکومتی پیکیج سے مزید تقویت ملی (چارٹ 3.1.5 الف)، جبکہ زری نرمی کے مؤخر اثرات سامنے آنے کے ساتھ فرموں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں بہتری آگئی، جس کی عکاسی قرض گيروں کی پست مالی لاگتوں سے ہوتی ہے (دیکھیے باب 6)۔

بینکوں کے فراست پر مبنی طرز فکر کے باعث تمویں میں خاصا اضافہ ہو گیا۔۔۔

2020ء کے دوران غیر فعال قرضوں پر تمویں (provision) کے اخراجات میں 112 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس ہونے والے 50 ارب روپے کے اضافے کے مقابلے میں خاصا بلند ہے۔ نتیجتاً، تمویں کا اسٹاک آخر دسمبر 2020ء

### چارٹ 3.1.2: شعبہ بینکاری کے استحکام کا نقشہ



Source: SBP

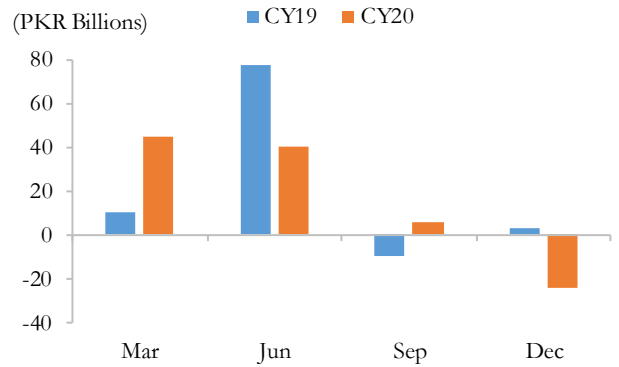
خطرہ قرض کسی حد تک بڑھ گیا۔۔۔

2020ء کے دوران بینکوں کے غیر فعال قرضوں کا اسٹاک 8.91 فیصد اضافے سے بڑھ کر 829 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ ایک مثبت امر ہے کہ غیر فعال قرضوں میں رواں برس ہونے والی نمو گذشتہ برس کے 11.97 فیصد اضافے سے کم تھی۔ تاہم، قرضہ جزدان میں کمزور نمو کے ساتھ خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بڑھ کر 9.19 فیصد (2020ء میں 8.58 فیصد) ہو گیا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ 2020ء کی پہلی ششماہی میں بلند غیر یقینی صورت حال کے سبب غیر فعال قرضوں کے بہاؤ میں 85 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو 2020ء کے آخر تک کم ہو کر 68 ارب روپے رہ گیا۔

خصوصاً پہلی ششماہی میں لاک ڈاؤن اور وہا پر قابو پانے کے دیگر اقدامات کے سبب۔۔۔

2020ء کی پہلی ششماہی میں غیر فعال قرضوں میں اضافہ پہلے کے کلی معاشی حالات، خصوصاً 2020ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند شرح سود کے ساتھ ساتھ 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کے نافذ کردہ لاک ڈاؤن اور سماجی فاصلے کے اقدامات کے

### چارٹ 3.1.3: 2020ء کی دوسری ششماہی میں غیر فعال قرضوں کا بہاؤ کم ہو گیا

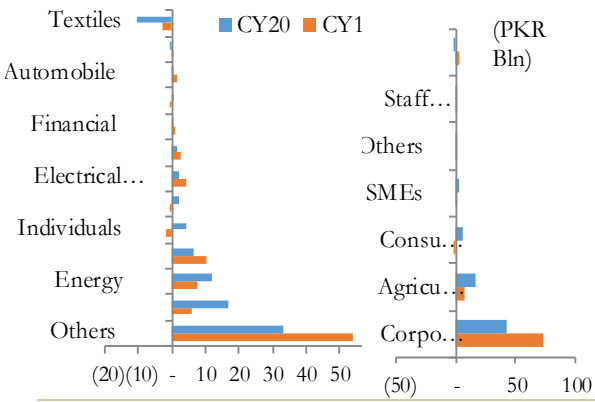


Source: SBP

غیر فعال قرضوں میں اضافہ چند معاشی شعبوں میں مرکوز رہا۔۔۔ 2020ء کے دوران غیر فعال قرضوں میں 50 فیصد سے زائد اضافہ زرعی کاروبار، توانائی اور چینی کے شعبوں میں دیکھا گیا (چارٹ 3.1.6)۔ زرعی کاروبار میں غیر فعال قرضوں کا بہاؤ 17 ارب روپے تک رہا جبکہ 2019ء میں یہ 6 ارب روپے تھا۔ فصلوں پر ٹنڈی دل کے حملوں کے ساتھ ساتھ وبا کے سبب مشکلات (جیسے پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی اور افرادی قوت اور دیگر خام مال کی عدم دستیابی) نے اس شعبے کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ کر دیا۔

جزوار تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ 2020ء کے دوران کارپوریٹ اداروں کے غیر فعال قرضوں میں سست رفتاری دیکھی گئی (چارٹ 3.1.7)۔ وبا کے دباؤ کے باوجود غیر فعال قرضوں میں کم اضافہ اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کے مؤثر کردار کو اجاگر کرتا ہے جس سے بینکوں کو اپنے خطرہ قرض کے انتظام اور اپنی قرض دینے کی حکمت عملیوں میں خطرے سے گریز کے طرز فکر کا انتظام کرنے میں مدد ملی (دیکھیے باکس 6.1، باب 6)۔

### چارٹ 3.1.7: غیر فعال قرضوں کا شعبہ دار اور جزوار بہاؤ



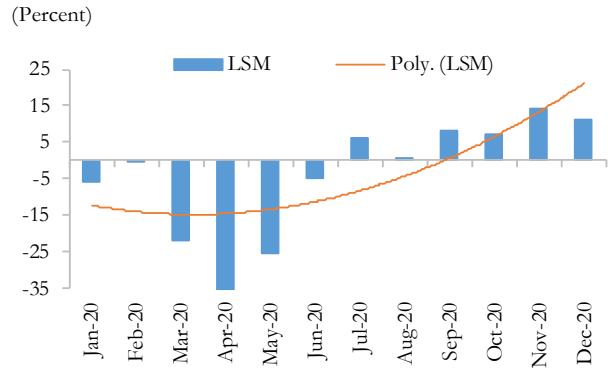
Source: SBP

شعبوں میں سے 2020ء میں توانائی کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں 12 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گزشتہ برس کے 8 ارب روپے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ غیر فعال قرضوں میں بیشتر اضافہ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی اور پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی طلب کے گھٹنے (لاک ڈاؤن کے سبب) کے نتیجے میں آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو اپنے اسٹاک میں نقصان<sup>56</sup> کے سبب ہوا جس سے ان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں

مختص کریں۔

<sup>56</sup> ذخائر میں نقصانات تب ہوتے ہیں جب آئل مارکیٹنگ کمپنیاں کسی مخصوص قیمت پر خام تیل خریدتی ہیں، تاہم اس کی قیمتیں تیل کی ریفرنسز کو بھری ترسیل اور پروسیجر کے وقت گرجاتی ہیں۔

(آخر 2019ء میں 81.43 فیصد) تک بڑھ کر واجب الادا غیر فعال قرضوں کی مالیت کے 88.33 فیصد تک پہنچ گیا۔ تمویں کی بلند سطح کا نتیجہ بقایا کے کم خطرے کی صورت چارٹ 3.1.5: ایل ایس ایم اشاریے میں سال بسال نمو

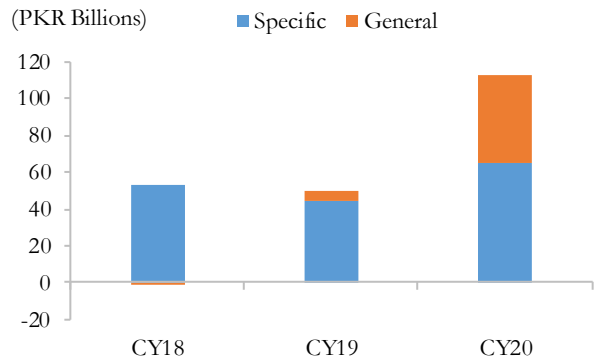


Source: SBP

میں نکلا جبکہ خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب آخر 2020ء میں 1.17 فیصد رہا، جو ایک سال قبل 1.71 فیصد تھا۔ خطرہ قرض کے لیے فعال انداز میں تمویں کی بہتر کوریج بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے کم خطرے کو ظاہر کرتی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2020ء میں بینکوں کی جانب سے فراہم کی گئی مجموعی تمویں میں سے 41.6 فیصد عمومی تمویں کی شکل میں تھی جسے مستقبل بین طرز فکر کے تحت ممکنہ خطرہ قرض سے نمٹنے کی احتیاطی سہولت کے طور پر مختص کیا گیا ہے۔ یہ طرز فکر ریلیف اقدامات کی مدت ختم ہونے کے بعد متوقع خطرات کے ساتھ یکم جنوری 2021ء سے نافذ شدہ آئی ایف آریس 55 کے نفاذ کی تیاری کا بھی عکاس ہے (چارٹ 3.1.6)۔

### چارٹ 3.1.6: تمویں کا سالانہ بہاؤ



Source: SBP

<sup>55</sup> آئی ایف آریس 19 انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ کی جانب سے شائع شدہ اکاؤنٹنگ کا ایک معیار ہے، جس میں مالی آلات، اثاثوں میں نقصانات اور پیش بندی اکاؤنٹنگ شامل ہیں۔ نئے معیار میں قرضوں کے متوقع نقصان کی اکاؤنٹنگ کا تصور متعارف کرانے کے ساتھ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ آغاز یا خریداری کے وقت تمام اثاثوں کے مستقبل کے نقصان کی پیشگوئی کریں اور ان اثاثوں کے لیے تمویں

تموین کا اوسط کو ربع تناسب 90.48 فیصد ہو گیا (جدول 3.1.1)۔ تاہم چھوٹے اور بہت چھوٹے بینکوں کے انفیکشن تناسب میں کچھ اضافہ دیکھا گیا، اور آخر 2020ء کے اختتام پر تموین کا اوسط تناسب 70 فیصد سے کم رہا۔

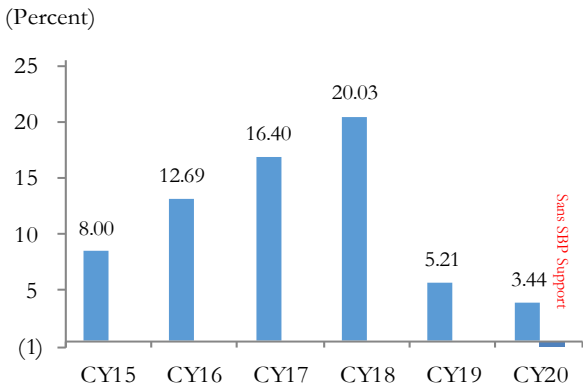
### نجی شعبے کے قرضوں کا بہاؤ کم رہا۔۔۔

2020ء کے دوران مجموعی ملکی قرضوں میں 187 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس ان میں 297 ارب روپے کا اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ زیر جائزہ برس کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 217 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ سرکاری شعبے کے قرضوں میں 30 ارب روپے کا سکڑاؤ ہوا۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نجی شعبے کے قرضوں میں 3.44 فیصد نمو گذشتہ پانچ برسوں میں ہونے والی کم ترین نمو تھی (چارٹ 3.1.8)۔ قرضوں میں سست رفتاری وبا کے نتیجے میں معاشی کساد بازاری کے اثرات کا نتیجہ تھی۔

کووڈ 19 سے ابھرنے والے معاشی خطرات زائل کرنے کے لیے متعدد ری فنانس اسکیمیں نافذ کی گئیں تاکہ روزگار اسکیم،<sup>57</sup> عارضی معاشی ری فنانس سہولت<sup>58</sup> اور کووڈ 19 سے نمٹنے کی ری فنانس سہولت<sup>59</sup> سمیت دیگر اسکیموں کے ذریعے سیالیت تک باسانی رسائی یقینی بنائی جاسکے۔ مجموعی طور پر ان اسکیموں کے تحت بینکوں نے 2020ء میں 247 ارب روپے کے قرضے دیے، جن کی وجہ سے نجی شعبے کے قرضوں میں نمو مثبت رہی۔<sup>60</sup>

### چارٹ 3.1.8: ملکی نجی شعبے کے قرضوں میں نمو



Source: SBP

طرازی اور تبدل میں سرمایہ کاری (بی ایم آر) کو فروغ دینا تھا۔

<sup>59</sup> آر ایف سی سی کا مقصد ملکی شعبہ صحت کی صلاحیت کو بڑھانا تھا تاکہ وہ کووڈ 19 کے سبب طبی شعبے میں ہنگامی صورت حال سے نمٹ سکے۔

<sup>60</sup> روزگار اسکیم، ٹی ای آر ایف اور آر ایف سی سی کے تحت نجی شعبے کو بالترتیب 213 ارب روپے،

31 ارب روپے اور 4 ارب روپے کی سیالیت فراہم کی گئی۔

جدول 3.1.1: غیر فعال قرضوں کے حجم اور اعداد و شمار						
دسمبر 20ء			دسمبر 19ء			
این پی ایلز میں فیصد حصہ	این پی آر میں فیصد حصہ	این پی ایلز کا تناسب	این پی ایلز میں فیصد حصہ	این پی آر میں فیصد حصہ	این پی ایلز کا تناسب	بینک کا حجم
52.46	115.54	6.85	51.57	102.82	6.11	بڑا
20.48	73.92	6.67	21.83	69.62	6.40	درمیانہ
20.64	67.81	19.92	19.81	61.14	17.65	چھوٹا
6.43	67.80	23.59	6.79	65.56	21.50	بہت چھوٹا

کی آگئی۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو وبا کے آغاز میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث بھی زرمبادلہ نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ علاوہ ازیں، قابل وصولی رقوم میں تاخیر اور بعض توانائی فرموں کے کرشل آپریشنز کی تاریخ کو حتمی شکل نہ دینے کا نتیجہ زیر جائزہ سال کے دوران ان کے مالی واجبات میں بگاڑ کی صورت میں نکلا۔

2020ء میں چینی کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں 6 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس یہ 10 ارب روپے کی سطح پر تھے۔ چینی کے بعض کارخانوں کو گذشتہ برس کاروباری سرگرمیوں میں تعطل کا سامنا کرنا پڑا تھا تاہم انہوں نے 2020ء میں پیداوار شروع کر دی کیونکہ یہ شعبہ قرضوں کی ادائیگی کی نسبتاً بہتر پوزیشن میں تھا۔

ٹیکسٹائل کے شعبے کا شمار سب سے بڑے قرض گیروں میں ہوتا ہے، اور 2020ء میں اس کے غیر فعال قرضوں میں 10 ارب روپے کی کمی ہوئی۔ سہ ماہی تجربے سے نشانہ بھی ہوتی ہے کہ غیر فعال قرضوں میں تقریباً 70 فیصد سکڑاؤ 2020ء کی چوتھی سہ ماہی میں دیکھا گیا۔ برآمدی آرڈرز اور بینکوں کی جانب سے نقد رقوم کی وصولی میں بہتری نے غیر فعال قرضے کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ مزید برآں، 2020ء میں مجموعی غیر فعال قرضوں میں ہونے والا تقریباً 50 فیصد اضافہ ”دیگر“ زمرے میں ہوا، جس کا ایک بڑا حصہ بعض پاکستانی بینکوں کی بیرون ملک سرگرمیوں سے حاصل ہوا۔

بڑے اور درمیانے حجم کے بینکوں کا اثاثہ جاتی معیار کم و بیش مستحکم رہا۔۔۔

شعبہ بینکاری کے غیر فعال قرضوں میں تقریباً 70 فیصد حصے کے مالک بڑے اور درمیانے حجم کے بینکوں کی حالت 2020ء میں اچھی رہی، ان کا انفیکشن کا تناسب قابو میں رہا اور

<sup>57</sup> اسکیم کا مقصد تمام کاروباری اداروں کے ملازمین (مستقل، کنٹریکٹ، میویم اجرت اور آؤٹ سورس) کی چھ مہینوں تک (اپریل 2020ء تا ستمبر 2020ء) اجرتوں اور تنخواہوں کی فنانسنگ کے ذریعے ان کی برطرفیوں کو روکنا تھا۔ تاہم اس میں سرکاری ادارے، پبلک سیکٹر انٹرنیٹ پر انٹرز، خود مختار ادارے اور ڈپازٹ لینے والے مالی ادارے شامل نہیں تھے۔

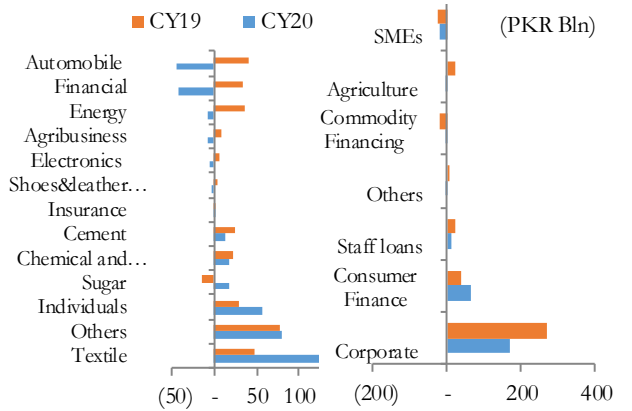
<sup>58</sup> ٹی ای آر ایف ایک رعایتی ری فنانس سہولت ہے جس کا مقصد نجی اور توسیع اور / تو ازن کاری، جدت

قرضوں کی کمزور نمو طلب میں کمی کی عکاسی ہے۔۔۔

ٹیکسٹائل کے علاوہ دیگر معاشی شعبوں میں قرضوں کی سطح معتدل رہی۔۔۔

شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی شعبوں میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی جانب سے قرضے حاصل کرنے کی سطح سب سے بلند تھی (چارٹ 3.1.10)۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں ہونے والی پیشتر 11.75 فیصد نمو 2020ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی میں ہوئی۔ 2020ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضوں میں اضافے کا سبب برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کی مجموعی حد میں توسیع کرتے ہوئے اسے 100 ارب روپے<sup>62</sup>،<sup>63</sup> تک بڑھانا تھا۔ 2020ء کی چوتھی سہ ماہی میں قرضوں میں اضافے کا نتیجہ حکومت کی جانب سے وبا کے ساتھ مؤثر انداز میں نمٹنے کے سبب پاکستان میں معاشی سرگرمیوں کی جلد بحالی تھی، جس کی وجہ سے ٹیکسٹائل شعبے کو اپنے غیر ملکی مسابقت کاروں سے برآمدی آرڈرز کے جلد حصول میں مدد ملی۔ نتیجتاً، ٹیکسٹائل کے شعبے کی طلب بڑھنے سے برآمدات بھی بڑھ گئیں۔<sup>64</sup>

### چارٹ 3.1.10: نجی شعبے کے قرضوں کا شعبہ وار اور جزوار بہاد



Source: SBP

اسی طرح، 2020ء میں چینی کے قرضوں میں 8.11 فیصد نمو ہوئی۔ قرضوں میں نمو 2020ء کی چوتھی سہ ماہی<sup>65</sup> میں ہوئی، جس کا سبب گئے کی کچل کاری کی جلد شروعات تھی۔ 2020ء میں سیمنٹ کے شعبے میں قرضوں کا بہاؤ سست ہو گیا، جس کا سبب خصوصاً 2020ء کی دوسری ششماہی میں بلند فروخت<sup>66</sup> تھی، کیونکہ معاشی سرگرمیاں بحال ہو گئی تھیں اور حکومت نے تعمیراتی صنعت کے لیے ایک ہیجنگ کا اعلان کیا۔ مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کے لیے رعایتی اسکیم سے بھی سیمنٹ کی صنعت کو فائدہ پہنچا۔<sup>67</sup> اسی

سہ ماہی میں 3.4 ارب ڈالر تھی۔

<sup>65</sup> چینی کے قرضوں میں نومبر میں 20 ارب روپے کا بلند سکڑاؤ دیکھا گیا جبکہ 2019ء کی اسی مدت میں سکڑاؤ 17.5 ارب روپے تھا۔

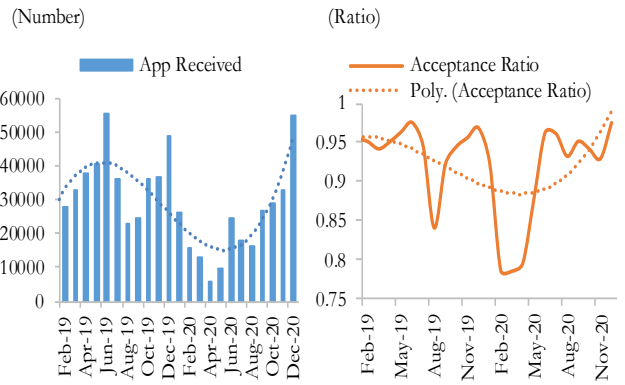
<sup>66</sup> 2020ء میں سیمنٹ کی فروخت میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم 2020ء کی دوسری ششماہی میں اس کی فروخت 2019ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں 15.7 فیصد بلند تھی۔

<sup>67</sup> <https://www.sbp.org.pk/smfcd/circulars/2020/C10.htm>

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ نجی شعبے کے قرضوں کی سست رفتاری میں کمزور معاشی حالات نے بنیادی کردار ادا کیا۔ 2020ء میں قرضوں کی درخواستوں میں 37.59 فیصد (2020ء میں 273 ہزار بمقابلہ 2019ء میں 437 ہزار) کمی ہوئی۔ رسد کے تناظر میں بینکوں نے زیر جائزہ برس میں قرضوں کے لیے 92.76 فیصد درخواستوں کو قبول کیا، جو 2019ء کے 94.97 فیصد کے مقابلے میں تھوڑا سا کم ہے، اور یہ وبا کے دھچکے کے سبب بینکوں میں خطرے سے گریز کی کچھ شدت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سے قطع نظر وبا کے معتدل اثرات، اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جارحانہ پالیسی اعانت اور اس کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں کا جلد آغاز سال کے اختتام پر بینکوں کی قرض گاری میں بحالی کا عکاس ہے۔

مزید جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں قرضوں کی درخواستوں کی وصولی پست ترین سطح پر تھی۔ اسی مدت میں بینکوں کا خطرے سے گریز بلند سطح پر پہنچ گیا کیونکہ درخواستوں کی قبولیت کا تناسب گر کر 88.01 فیصد (2019ء کی دوسری سہ ماہی میں 96.40 فیصد)<sup>61</sup> ہو گیا (چارٹ 3.1.9)۔ تاہم اگلی سہ ماہیوں میں قرضہ درخواستوں میں مسلسل اضافے کے ساتھ ساتھ بینکوں کی قرض دینے میں آمادگی کی سطح میں بھی بہتری آئی۔

### چارٹ 3.1.9: نجی شعبے کے قرضوں کی درخواستوں اور قبولیت کا تناسب



Source: SBP

<sup>61</sup> 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں قبولیت کے تناسب کی ماہانہ اوسط۔

<sup>62</sup> ای ایف ایس سے متعلق پریس ریلیز اس لنک پر دستیاب ہے:

<http://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr2-28-Jan-20.pdf>

<sup>63</sup> بلند قرضوں کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل کے شعبے کی برآمدات بھی بلند سطح پر رہیں جو 2020ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 3,378 ملین ڈالر ہیں، جبکہ اس کے مقابلے میں 2019ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 3,327 ملین ڈالر تھیں۔

<sup>64</sup> 2020ء کی چوتھی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات کی مالیت 3.5 ارب ڈالر رہی، جو 2019ء کی چوتھی

بہاؤ 2019ء کے مقابلے میں کم رہا (چارٹ 3.1.10)۔ مزید جانچ سے نشاندہی ہوتی ہے کہ 2020ء میں کارپوریٹ جزی کے قرضوں میں 168 ارب روپے کے تمام اضافے کا محرک معین سرمایہ کاری قرضوں میں 254 ارب روپے کا اضافہ تھا، جو روزگار اسکیم اور ٹی ای آر ایف سمیت اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیموں کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔<sup>72</sup> دوسری جانب 2020ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں 127 ارب روپے کی کمی ہوئی۔ 2020ء کی آخری سہ ماہی میں معاشی نمو کی رفتار میں بہتری آنے سے جاری سرمائے کے ساتھ ساتھ تجارتی قرضوں میں بھی بہتری آگئی۔

### تاہم ایس ایس ایف کے قرضے کم ہو گئے۔۔۔

بینکوں کے قرض گاری کے جزدان میں ایس ایف کا حصہ معمولی تھا، کیونکہ مجموعی قرضوں میں ان کا حصہ کم رہا۔ کارپوریٹ جزی کی طرح ایس ایف نے 2020ء میں 4.18 فیصد کی خالص واپسی کی۔ اس کے نتیجے میں مجموعی قرضوں میں ایس ایف کے قرضوں کا حصہ دسمبر 2019ء کے 5.68 فیصد سے کم ہو کر 2020ء کے آخر میں 5.32 فیصد پر آگیا۔ مجموعی قرضوں میں تاریخی طور پر ایس ایف کا کم حصہ اس جزی میں بینکوں کی کم دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے۔

### قرض گیری کی موافق شرحوں سے صارفی قرضوں کو تحریک ملی۔۔۔

2020ء میں صارفی جزی میں 11.13 فیصد نمو ہوئی اور اس میں سے بیشتر نمو 2020ء کی دوسری ششماہی میں دیکھی گئی۔ صارفی قرضوں میں 60 فیصد سے زائد حصہ گاڑیوں کے قرضوں اور 33 فیصد ذاتی قرضوں پر مشتمل تھا، جس سے خاصی زری نرمی کے سبب قرضوں کی موافق شرحوں کے اثر کی نشاندہی ہوتی ہے۔

سرکاری شعبے کے قرضوں میں 2020ء کے دوران 30 ارب روپے کی کمی (2019ء میں 15 ارب روپے) ہوئی۔ اگرچہ اجناس کے قرضوں کے لیے 35 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، تاہم قرضوں کی واپسی میں توانائی کے شعبے سے وابستہ سرکاری شعبے کی بڑی کارپوریشنز کا کردار تھا، جن کے قرضوں میں 65 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی۔ اس سے 2020ء میں طویل مدتی قرضوں کی عرصیت، ایک سرفہرست قرض گیر کارپوریشن کی جانب سے صکوک کے اجرا اور سرکاری شعبے کے اداروں میں نقد رقوم کے بہاؤ میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔

<sup>70</sup> یہ صکوک 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں پاور ہولڈنگ لمیٹڈ کی جانب سے جاری کیے گئے۔

<sup>71</sup> رابطے کی بلند سطح والی صنعتیں کاروباری امور چلانے کے لیے بالمشافہ رابطوں پر زیادہ انحصار کرتی ہیں جن میں ہوٹلنگ، سیاحت اور خوردہ کاروبار وغیرہ شامل ہیں

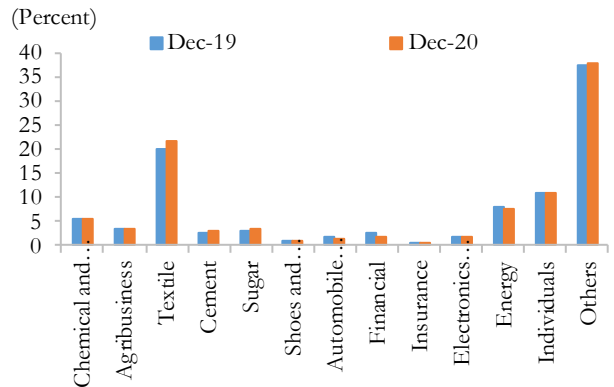
<sup>72</sup> اسٹیٹ بینک کی جانب سے روزگار اسکیم اور ٹی ای آر ایف کے تحت فراہم کی گئی فنانسنگ طویل مدتی نوعیت کی ہے، اور بینکوں کے معین سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے کا سبب یہی ہے۔

طرح 2020ء کی دوسری ششماہی<sup>68</sup> میں گاڑیوں کے شعبے میں بلند فروخت سے اس شعبے کی مالی سیالیت بہتر بنانے میں مدد ملی، اور اس طرح 2020ء میں 36.03 فیصد کی خالص واپسی دیکھی گئی، جبکہ 2019ء میں نمو 49.84 فیصد رہی تھی۔ اسی طرح، مالی شعبے کی بلند فروخت سے 2020ء کے دوران قرضوں کی خالص واپسی میں مدد ملی کیونکہ ترقیاتی مالی اداروں نے بینکاری کے شعبے سے قرض گیری میں کمی کر دی تھی۔<sup>69</sup> توانائی کے شعبے میں رقوم کی خالص واپسی کی گئی کیونکہ 200 ارب روپے مالیت کے توانائی صکوک II کے اجرا کے سبب اس میں نقد رقوم کا بہاؤ بہتر ہونے سے توانائی فرموں کی قابل وصولی رقوم میں کمی آگئی۔<sup>70</sup>

### بینکوں کے قرضہ جزدان کے اجزائے ترکیبی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔۔۔

وبانے بینکوں کی جانب سے مختلف شعبوں کو قرضوں کی تقسیم پر کوئی زیادہ اثر نہیں ڈالا۔ تجزیے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ 2020ء میں بینکوں کا شعبہ وار اکتشاف تقریباً مستحکم رہا (چارٹ 3.1.11)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ بینکوں کے قرضوں کے اصل زر کا اکتشاف بلند روابط والی صنعتوں<sup>71</sup> کے بجائے مینوفیکچرنگ کی صنعت میں مرکوز تھا، اس لیے بینکوں کے قرضوں کی ساخت میں وبا کے دھچکے کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

### چارٹ 3.1.11: نجی شعبے کے قرضوں میں شعبہ وار فیصد حصہ



Source: SBP

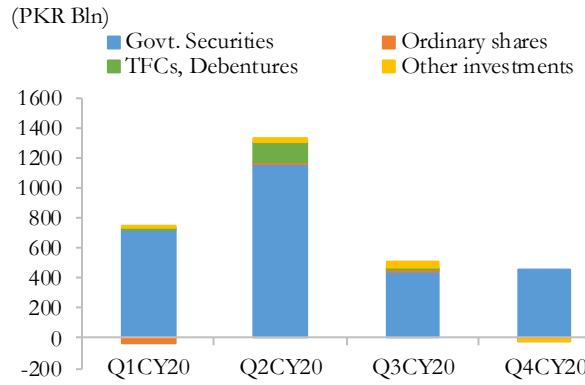
کارپوریٹ شعبے نے خاصے طویل مدتی قرضے لیے۔۔۔

جزوار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2020ء میں صارفی جزی کے علاوہ دیگر اجزا میں قرضوں کا

<sup>68</sup> اگرچہ 2020ء میں کاروں کی مجموعی فروخت گذشتہ برس کے مقابلے میں 35.8 فیصد کم رہی، لیکن 2020ء کی دوسری ششماہی میں اس کی فروخت 2019ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں 13.4 فیصد زیادہ تھی۔

<sup>69</sup> 2020ء میں ڈی ایف آئی کی قرض گیری کم ہو کر صرف 132 ارب روپے رہ گئی جو 2019ء میں 117 ارب روپے تھی۔ نتیجتاً، 2020ء میں سرمایہ کاریاں کم ہو کر 47 ارب روپے پر آگئیں، جو 2019ء میں 117 ارب روپے تھی۔

### چارٹ 3.1.12: مجموعی سرمایہ کاریوں کا بہاؤ



Source: SBP

قرضوں کی طرح 2020ء میں حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری بڑھ گئی۔۔۔

زیر جائزہ سال میں بینکوں کی سرمایہ کاریاں 33.51 فیصد اضافے سے بڑھ کر 12 ٹریلین روپے تک پہنچ گئیں (2019ء میں 12.96 فیصد بڑھی تھیں)، جس میں اہم کردار حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کا تھا۔ قرضوں کی کمزور طلب، وافر سیالیت اور حکومت کی بجٹ کے حوالے سے بلند ضروریات نے بینکوں کی سرمایہ کاریوں کو بڑھا دیا۔

مزید تجربے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ سرمایہ کاریوں میں بیشتر اضافہ 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا (چارٹ 3.1.12)۔ اس مدت میں ملکی معیشت کو کووڈ 19 کے باعث معاشی دھچکے کا سامنا کرنا پڑا، جس نے نہ صرف قرضوں کی طلب کم کر دی (کیونکہ لاک ڈاؤن اور سماجی فاصلے کے اقدامات کے سبب کاروباری سرگرمیاں رک گئی تھیں) بلکہ اس کے نتیجے میں معیشت کی امانت کے لیے حکومت کی میزانی ضروریات بھی بڑھ گئی تھی۔<sup>73</sup> اس کے ساتھ ڈپازٹس میں صحت مند نمو کے سبب وافر سیالیت کی دستیابی نے بینکوں کو خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں بھاری سرمایہ کاری کرنے کا موقع فراہم کیا۔ 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹرم فنانش سرٹیفکیٹس / سکوک میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں 124 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جس سے بنیادی طور پر اسلامی بینکاری اداروں کی توانائی سکوک II میں سرمایہ کاری کی عکاسی ہوتی ہے (دیکھیے باب 3.2)۔<sup>74</sup>

اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے حکومتی تمسکات میں 91.86 فیصد سرمایہ کاریاں طویل مدتی بانڈز (پی آئی بیز) کے ذریعے کی گئیں۔ نتیجتاً، مجموعی حکومتی تمسکات میں پی آئی بیز کا حصہ آخر 2020ء میں بڑھ کر 49.86 فیصد (2019ء کے آخر تک 40.97 فیصد) ہو گیا، جبکہ

<sup>73</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں بجٹ خسارہ 3.8- فیصد پر تھا جو جولائی تا جون مالی سال 20ء میں بڑھ کر 8.1- فیصد تک پہنچ گیا۔

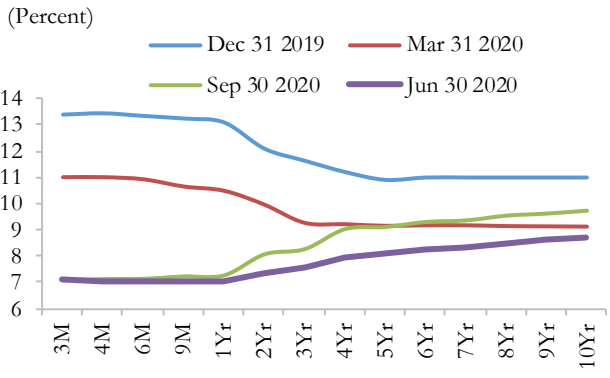
<sup>74</sup> 200 ارب روپے مالیت کے یہ سکوک 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں پاور ہولڈنگ لمیٹڈ کی جانب سے

قلیل مدتی تمسکات (ایم ٹی بیز) کا حصہ گر کر 42.07 فیصد (آخر 2019ء تک 54.36 فیصد) پر آ گیا۔

شرح سود کے تحریکات کے ساتھ ساتھ حکومت کی فرضہ حکمت عملی سرمایہ کاریوں کے اجزائے ترکیبی پر اثر انداز ہوئی۔۔۔

2020ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کی قلیل مدتی کے ساتھ ساتھ طویل مدتی سرمایہ کاریوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ 2020ء کے ابتدائی مہینوں (جنوری اور فروری) میں پالیسی ریٹ میں کمی کی واضح توقعات نہیں تھیں، اس وقت بینکوں نے قلیل مدتی سرمایہ کاری، یعنی تین ماہی ٹریژری بلز کو ترجیح دی۔ تاہم مارچ 2020ء میں پالیسی ریٹ میں کٹوتی 75 کی توقعات ابھرنے کے ساتھ 12 ماہ کے ٹریژری بلز کی نیلامیوں میں بینکوں کی بولیوں میں اضافے کے ساتھ معین شرح پی آئی بیز میں ان کی دلچسپی بڑھ گئی، تاکہ وہ دستیاب بلند شرح پر اپنے فنڈز مختص کر سکیں (چارٹ 3.1.13)۔

### چارٹ 3.1.13: خطیافت



Source: SBP

2020ء کی دوسری سہ ماہی میں پالیسی ریٹ 625 بیسیس پوائنٹس کمی کے بعد 7 فیصد ہونا حکومت کے لیے سازگار تھا، تاکہ وہ اپنے قرض کی عرصیت کے خاکے میں بہتری لاسکے اور طویل مدتی قرضوں میں اضافے کے ذریعے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کیا جاسکے۔ لہذا، حکومت نے 2020ء کی دوسری سہ ماہی کے لیے اپنا ایم ٹی بیز کا ہدف کم کر کے 2.2 ٹریلین روپے کر دیا جبکہ 2020ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 2.8 ٹریلین روپے تھا، جبکہ اس کی جگہ پی آئی بیز کی نیلامی کا ہدف 450 ارب روپے سے بڑھا کر 530 ارب روپے کر دیا گیا۔ حکومت نے 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں رواں شرح 3 اور 5 سالہ بانڈز بھی متعارف کرائے۔ نتیجتاً، 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے طویل مدتی

جاری کیے گئے۔

<sup>75</sup> شرح سود کی توقعات میں تبدیلی کا بڑا سبب تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور کووڈ 19 کے بڑھتے ہوئے کیسوں کی وجہ سے ملکی معاشی سرگرمی میں متوقع اعتدال تھا۔

سرمایہ کاریوں میں اضافے کو ڈپازٹس میں رقوم کی وافر آمد سے مدد ملی۔۔۔

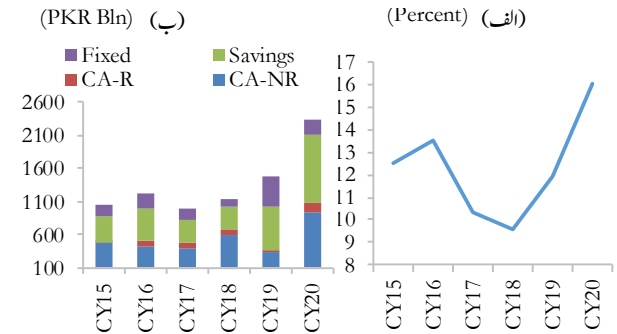
2020ء میں بینکاری شعبے کے ڈپازٹس 16.08 فیصد کے اضافے (2019ء میں 11.92 فیصد) سے بڑھ کر 19 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے، جو گذشتہ پانچ برسوں میں اس کی بلند ترین سطح ہے (چارٹ 3.1.14 الف)۔ زیر جائزہ سال کے دوران بچتوں اور کرنٹ اکاؤنٹ ڈپازٹس نے صارفین کے مجموعی ڈپازٹس میں ہونے والے 88.89 فیصد اضافے میں کردار ادا کیا (چارٹ 3.1.14 ب)۔<sup>79</sup> یہاں اس بات کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ 2020ء میں مجموعی ڈپازٹس کے بہاؤ میں معین ڈپازٹس کا حصہ کم ہو کر صرف 9.32 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ برس 29.54 فیصد تھا۔ ایسا بظاہر امانت گزاروں کی ترغیبات میں کمی کے سبب ہوا کیونکہ پالیسی ریٹ میں گہری کٹوتی ڈپازٹس پر منافع میں کمی پر منتج ہوئی۔<sup>80</sup>

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2020ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈپازٹس میں 1.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا، اور اس میں تمام اضافہ 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا۔ یہ ایک ایسی مدت ہے جب انفلکشن کی بلند سطح، لاک ڈاؤن اور سماجی فاصلے کے اقدامات کے سبب معاشی دباؤ بلند ترین سطح پر پہنچ گیا تھا۔ ڈپازٹس میں قابل ذکر اضافے میں درج ذیل ممکنہ عوامل نے کردار ادا کیا:

- 1- وبائے ڈپازٹس بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ معاشی سرگرمی کی سست رفتاری اور لاک ڈاؤن کے سبب اخراجات کے ذرائع میں رکاوٹوں (جیسے ریستورانوں، شاپنگ مالز کی بندش) کے باعث ”جبری بچتوں“ کے سبب ڈپازٹس بڑھ گئے۔<sup>81</sup>
- 2- وبائے باعث پھیلی معاشی بے یقینی بھی ڈپازٹس بڑھانے کا باعث بنی۔ لوگوں نے وبائے دوران آمدنی کے بہاؤ میں بے یقینی سے بچنے کے لیے اپنی بچتوں کو استعمال

2020ء کی دوسری ششماہی میں شرح سود کی توقعات (ایک تا 10 سالہ عرصیتوں کے لیے) بدل گئیں، جس کا سبب معاشی بحالی کے تناظر میں مجموعی طلب کے دباؤ کی بحالی تھی۔ یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ مستقبل میں شرح سود میں اضافے کی توقعات کے باوجود 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں ایم ٹی بیز میں بینکوں کی سرمایہ کاری کم ہو گئی جبکہ پی آئی بیز خصوصاً رواں شرح بانڈز میں یہ کم رہی۔<sup>76</sup> اپنے قرض کے خاکے کی حکومتی حکمت عملی میں تبدیلی کے باوجود اس اضافے کو رواں شرح پی آئی بیز میں بینکوں کے لیے قیمتوں کے از سر نو تعین<sup>77</sup> کے کم خطرے سے بھی تقویت ملی۔ اسی طرح، 2020ء کی آخری سہ ماہی میں ایم ٹی بیز میں بینکوں کی سرمایہ کاریوں میں کمی آگئی (کیونکہ حکومتی قبولیت عرصیت کی رقم سے کم تھی) جبکہ پی آئی بیز میں اضافہ ہو گیا۔<sup>78</sup> تاہم، پی آئی بیز کی سرمایہ کاریاں پچھلی سہ ماہی کے 853 ارب روپے کے مقابلے میں کم ہو کر 388 ارب

### چارٹ 3.1.14 الف اور ب: ڈپازٹس اور صارفین کے ڈپازٹس کے بہاؤ میں سال بسال نمو



Source: SBP

روپے پر آگئیں۔

آجنگ ہوتا ہے۔ لہذا، بینکوں نے 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں رواں شرح پی آئی بیز میں اپنی سرمایہ کاریاں بڑھادیں کیونکہ انہوں نے طویل مدتی بانڈز میں اپنی سیالیت مختص کرتے وقت قلیل مدتی شرح سود کے افق پر توجہ مرکوز کی تھی۔

<sup>78</sup> حکومت نے 2020ء کی چوتھی سہ ماہی میں مزید 2 سال، 3 سال، 5 سال اور 10 سال کی میعادوں کے سہ ماہی رواں شرح پی آئی بیز متعارف کرائے۔

<sup>79</sup> بچتوں اور سی اے این آر کا حصہ بالترتیب 43.08 فیصد اور 39.47 فیصد رہا۔

<sup>80</sup> 2020ء میں نئے ڈپازٹس پر بہ وزن ڈپازٹ کی شرح اوسطاً 4.78 فیصد رہی، جو 2019ء کے مقابلے میں 7.57 فیصد کم ہے۔

<sup>81</sup> کر سٹین لاگڈا (صدر ای سی بی) نے جبری بچتوں کے پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے اسے کوڈ 19 میں یورو کے علاقے میں ڈپازٹس میں اضافے کی اہم وجوہات میں سے ایک قرار دیا۔ ان کی تقریر پی آئی بیس کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے:

(<https://www.bis.org/review/r200615a.htm>)

<sup>76</sup> 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں حکومت نے نہ صرف ایم ٹی بیز کے لیے اپنے ہدف کو مزید کم کرتے ہوئے اسے 1.8 ٹریلین روپے کر دیا بلکہ اپنے قلیل مدتی قرض کو بھی واپس (قبولیت کا تناسب عرصیت مکمل کرنے والی رقم کی نسبت کم تھا) کر دیا، جس کے نتیجے میں ایم ٹی بیز میں بینکوں کی سرمایہ کاریاں کم ہو گئیں۔ اس کے برعکس حکومت نے پی آئی بیز خصوصاً رواں شرح پی آئی بیز کی نیلامی کے ہدف میں خاصا اضافہ کرتے ہوئے اسے 1.3 ٹریلین روپے (معین شرح پی آئی بیز اور فلو ٹرز کی نیلامی کے ہدف میں بالترتیب 420 ارب روپے اور 830 ارب روپے کا اضافہ کیا گیا۔ شعبہ بینکاری نے بھی پی آئی بیز میں زیادہ دلچسپی دکھائی، کیونکہ 2020ء کی تیسری سہ ماہی میں بینکوں کی بولی کی رقم بڑھ کر 2.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی جو 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں 1.0 ٹریلین روپے تھی۔)

<sup>77</sup> شرح سود میں اضافے کے ساتھ بینکوں کو معین کو پین شرح پر طویل مدتی بانڈز میں مختص کرنے پر مارک ٹومارکیٹ باز قدر پیمائی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ بانڈز کی مالیت / قیمتوں میں کمی آجاتی ہے۔ تاہم فلو ٹنگ شرح پی آئی بیز کے معاملے میں بانڈز پر منافع شرح سود میں تبدیلیوں کے ساتھ ہم



### چارٹ 3.1.15: 2020ء میں مجموعی ڈپازٹس کے بہاد میں زمرہ وار فیصد حصہ



Source: SBP

کرنے میں احتیاط سے کام لیا۔ اس کی عکاسی بچتوں اور کرنٹ اکاؤنٹ ڈپازٹس میں متاثر کن اضافے سے ہوتی ہے۔

- 3- وبا میں متبادل ذرائع کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے فنڈ کی آن لائن منتقلیوں پر بینک چارجز سے استثناء جیسی اسٹیٹ بینک کی پالیسی ہدایات سے بغیر نقد لین دین کو فروغ دینے اور رقوم کو بینک ڈپازٹس میں رکھنے میں مدد ملی۔
- 4- کارکنوں کی ترسیلات زر میں رقوم کی مضبوط آمد سے بھی ڈپازٹس کو بڑھانے میں مدد ملی۔<sup>82</sup> تاہم، لاک ڈاؤن کے سبب ممکنہ طور پر ترسیلات زر کو صرف کے لیے مکمل طور پر استعمال نہیں کیا جاسکا۔
- 5- وبا میں سرمایہ کاری کے دیگر ذرائع محدود تھے، جس کی وجہ سے لوگوں نے اپنی بچتوں کو بینکوں میں رکھنے پر ترجیح دی۔

دوسری ششماہی میں ڈپازٹس میں ایک ٹریلین روپے (2019ء کی دوسری ششماہی میں 726 ارب روپے اضافہ) کا اضافہ دیکھا گیا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کووڈ 19 کے پیش نظر بینکوں کو فراہم کی گئی مالی سیالیت میں اس مدت کے دوران قابل ذکر اضافہ ہوا، جس سے بینکوں کے ڈپازٹس کی توسیع میں مدد ملی۔ بینک ادارہ جاتی سرمایہ کاروں سے بھی ڈپازٹس کو متوجہ کر سکتے تھے، کیونکہ حکومت نے ان سرمایہ کاروں کی قومی چھت اسکیموں میں سرمایہ کاری پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔<sup>83</sup>

<sup>82</sup> 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں کارکنوں کی ترسیلات زر کی مالیت 6.1 ارب ڈالر رہی جبکہ 2019ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ 5.7 ارب ڈالر تھی۔

<sup>83</sup> <http://savings.gov.pk/ban-institutional-investment/>

<sup>84</sup> 2020ء کے نو مہینوں میں انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری لین دین کے حجم میں (سال بسال بنیادوں پر) بالترتیب 52.9 فیصد اور 112.8 فیصد اضافہ ہو گیا۔

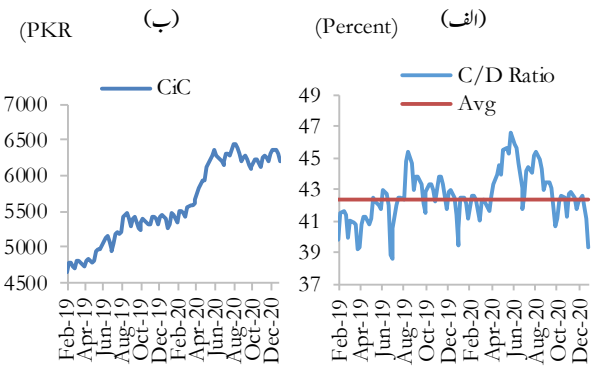
ڈپازٹ ہولڈرز کے زمرہ وار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈپازٹس میں بیشتر اضافے میں افراد کا حصہ تھا، جس کے بعد نجی شعبے کے کاروباری اداروں کی باری آتی ہے (چارٹ 3.1.15)۔

ڈپازٹس میں مضبوط نمو کے باوجود معیشت میں ڈپازٹ تا کرنسی تناسب بلند سطح پر رہا۔۔۔

2020ء میں کرنسی تا ڈپازٹ اوسط تناسب 42.98 فیصد رہا، جو گذشتہ برس درج کی جانے والی 41.48 فیصد اوسط کے مقابلے میں بلند ہے (چارٹ 3.1.16)۔ ایسا اس حقیقت کے باوجود دیکھنے میں آیا کہ 2020ء میں شعبہ بینکاری میں ڈپازٹس کی مضبوط آمد کے ساتھ ساتھ موبائل اور انٹرنیٹ لین دین میں قابل ذکر اضافہ ہوا۔<sup>84</sup> زیر گردش کرنسی کا حجم دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ مارچ 2020ء کے بعد زیر گردش کرنسی تیزی سے بڑھ گئی تھی (چارٹ 3.1.16 ب)۔

اس مدت میں زیر گردش کرنسی کو بڑھانے والے ممکنہ عوامل میں سے ایک بظاہر حکومت کی جانب سے وبا کے سماجی و معاشی اثرات زائل کرنے کے لیے شروع کیا گیا احساس ابہر جنسی کیش پروگرام ہے۔<sup>85</sup> اس پروگرام کے تحت انتہائی غربت کے خطرے سے دوچار 16.9 ملین خاندانوں میں 203 ارب روپے (1.23 ارب ڈالر) ایک بارہنگامی نقد امداد کے طور پر تقسیم کیے گئے۔<sup>86</sup> مزید برآں، 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں

### چارٹ 3.1.16: کرنسی تا ڈپازٹس تناسب اور زیر گردش کرنسی کا اسٹاک



Source: SBP

<sup>85</sup> <https://www.pass.gov.pk/Detailf90ce1f7-083a-4d85-b3e8-60f75ba0d788>

<sup>86</sup> یہ پروگرام یکم اپریل 2020ء کو شروع کیا گیا تھا۔

<sup>87</sup> حکومت پاکستان (جولائی 2020ء)۔ احساس ابہر جنسی کیش: کووڈ 19 کے بحران میں پاکستان میں کمزور طبقات کو تحفظ دینے کا ڈیجیٹل حل۔

جدول 3.1.2: بینک ملکیت کے لحاظ سے سیال اثاثے اور مجموعی اثاثے				
2020ء	2019ء	2018ء	2017ء	
				فیصد
56.55	53.93	50.71	55.20	سرکاری شعبے کے بینک
53.33	47.29	47.07	52.67	مقامی نجی بینک
88.33	85.40	84.85	89.33	بیرونی بینک
31.72	24.44	19.39	34.27	تخصیصی بینک
54.76	49.65	48.69	53.97	تمام بینک
ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان				

### 2020ء میں شعبہ بینکاری کی آمدنی بڑھ گئی ---

2020ء میں معاشی کساد بازاری اور اس کے سبب قرضوں میں معتدل نمو کے باوجود بعد از ٹیکس منافع 42.92 فیصد کے صحت مند اضافے سے بڑھ کر 244.04 ارب روپے (2019ء میں 14.34 فیصد نمو) تک پہنچ گیا۔ بہتر نفع یابی کی بدولت اثاثوں پر منافع (اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع) بڑھ کر بالترتیب 1.05 فیصد (2019ء میں 0.83 فیصد) اور 13.78 فیصد (2019ء میں 11.30 فیصد) رہا۔<sup>89</sup>

بینکوں کی آمدنی بڑھانے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، وبا کے تناظر میں پالیسی ریٹ میں کٹوتی پچھتوں کی کم از کم شرح کی پالیسی کے باعث چھٹ ڈپازٹس کی قیمتوں کے فوری از سر نو تعین پر منتج ہوئی۔<sup>90</sup> اس کی وجہ سے 2020ء میں سودی اخراجات میں 7.28 فیصد کمی (2019ء میں 90.5 فیصد اضافہ) ہوئی۔ زری نرمی کے اثر نے سودی آمدنی کو بھی متاثر کیا، تاہم 2020ء کے دوران اس میں 3.92 فیصد کا اضافہ ہو گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں 2019ء میں پچھلے برس 60.55 فیصد کا بلند اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ آمدنی میں اس نمو کو بلند منافع کے حامل طویل مدتی حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافے سے منسوب کیا گیا۔ (دیکھیے باکس 3.1)۔<sup>91</sup> نتیجتاً، گذشتہ برس کے مقابلے میں خالص سودی آمدنی میں 22.52 فیصد کی صحت مند نمو ہوئی، جس کے نتیجے میں 2020ء میں خالص سودی مارجن میں 4.28 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ 2019ء میں یہ 4.0 فیصد تھا (چارٹ 3.1.17)۔

حکومت کی جانب سے 190 ارب روپے کی گندم کی خریداری کے لیے کاشت کاروں کو ادائیگی کا نتیجہ زیر گردش کرنسی میں اضافے کی صورت میں برآمد ہوا۔<sup>88</sup>

### بینکوں کے آپس میں روابط محدود رہے ---

ڈپازٹس کے وافر بہاؤ اور اسٹیٹ بینک کی ری فنانسنگ اسکیموں کے حالات میں 2020ء کے دوران شعبہ بینکاری کے آپس میں روابط محدود رہے، جس کی عکاسی بین البینک قرض گیری کی کم سطح سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار کے سو دوں میں مسلسل ادخالات کی وجہ سے مارکیٹ سیال رہی، جس نے سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بین البینک بازار پر اس کے انحصار کو کم کر دیا (دیکھیے باب 2)۔ اپنی کاروباری حکمت عملی اور مخصوص حالات پر انحصار کرتے ہوئے درمیانے درجے کے بعض بینکوں نے خاصی بین البینک سرگرمیاں انجام دیں، تاہم 2020ء میں شعبہ بینکاری کی مجموعی غیر محفوظ بین البینک قرض گیری میں 126 ارب روپے کی کمی ہوئی، جبکہ اس کے مقابلے میں 2019ء میں 42 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

مزید برآں، آخر دسمبر 2020ء تک بینکوں کی قرض گیری کا حجم مجموعی اثاثوں کے فیصد کے طور پر معمولی کمی کے بعد 12.80 فیصد پر آگیا، جو ایک سال قبل 13.33 فیصد تھا۔

### اس کے ساتھ ساتھ سیالیت کی حدود بلند رہیں ---

2020ء میں حکومتی تسکات میں بھاری سرمایہ کاریوں کی بدولت شعبہ بینکاری کی سیالیت کی حفاظتی حد میں بہتری آگئی۔ 2020ء میں بینکوں کے سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کا تناسب بڑھ کر 54.76 فیصد تک پہنچ گیا جو گذشتہ برس 49.65 فیصد تھا (جدول 3.1.2)۔ لہذا، 2020ء میں شعبہ بینکاری کے سیال اثاثوں اور مجموعی ڈپازٹس کا تناسب بڑھ کر 74.29 فیصد ہو گیا، جو 2019ء میں 68.44 فیصد تھا۔

اسی طرح، شعبہ بینکاری نے مسلسل بڑے مارجن سے بازل سوم کی سیالیت کے معیارات پورے کیے۔ 2020ء میں ایل سی آر بہتری کے ساتھ 226.0 فیصد (2019ء میں 180 فیصد) پر آگئی، جبکہ این ایف ایس آر بڑھ کر 177.0 فیصد (2019ء میں 159.0 فیصد) تک پہنچ گیا۔

دستیاب ہے: <https://www.sbp.org.pk/bprd/2013/C7.htm>

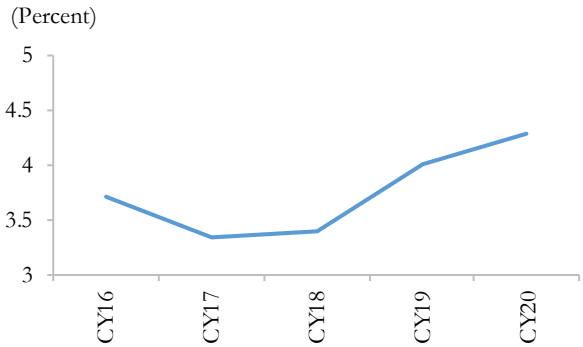
<sup>89</sup> 2020ء میں سہ ماہی سودی آمدنی بڑھ کر 516 ارب روپے تک پہنچ گئی اور 2020ء کی اگلی دوسرے ماہیوں میں اس میں بتدریج بالترتیب 448 ارب روپے اور 417 ارب روپے کی کمی ہوئی۔ یہ پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے تناظر میں قرضوں کے نرخوں کے دوبارہ تعین کے مؤثر اثر کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ معاہداتی تعدد کے مطابق پالیسی میں تبدیلی کے بعد متغیر قرضوں کی قیمتوں کا دوبارہ تعین کیا جاتا ہے جبکہ چھٹ ڈپازٹس پر پچھتوں کی کم از کم شرح میں آئندہ ماہ سے ردوبدل ہو جاتا ہے۔

<sup>88</sup> 2020ء میں گندم کی خریداری کا ہدف 8.25 ملین ٹن (2019ء میں 6.25 ملین ٹن) مقرر کیا گیا، اور گندم کی امدادی قیمت کو 1,300 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 1,400 روپے کر دیا گیا جو اس کے قرضوں میں اضافے کا سبب بنا۔

<sup>89</sup> بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تناسبات کو کم از کم 100 فیصد کی سطح پر رکھیں۔

<sup>90</sup> بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 07 برائے 2013ء کے مطابق پالیسی ریٹ میں تبدیلی کے تناظر میں چھٹ ڈپازٹس کی قیمتوں کے از سر نو تعین کا اطلاق آئندہ ماہ کے پہلے دن سے کیا جاتا ہے۔ یہ سرکلر اس لنک پر

### چارٹ 3.1.17: خالص سودی مارجن



Source: SBP

دوسرا، 2020ء میں غیر سودی آمدنی میں 19.10 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 2.24 فیصد کی معمولی نمو ہوئی تھی۔ غیر سودی آمدنی میں اضافے کا سبب حکومتی تمسکات کی فروخت پر ہونے والا منافع تھا، کیونکہ شرح سود میں کمی نے تمسکات پر باز قدر پیمائی کا فاضل تخلیق کیا، جس سے بینکوں نے زیر جائزہ سال کے دوران استفادہ کیا۔<sup>92</sup> بینکوں نے شرح سود میں کمی کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے دستیاب برائے فروخت تمسکات کو فروخت کر دیا تاکہ وہ بانڈ کی بلند قیمتوں کا فائدہ اٹھا سکیں۔<sup>93</sup> تاہم، 2020ء میں فیس اور کمیشن سے بینکوں کی آمدنی میں 6 ارب روپے کی معتدل کمی ہوئی۔ یہ سگڑاؤ و باکی بلند سطح کے مہینوں میں معاشی سرگرمیوں اور بین الاقوامی تجارت کے رکنے سے آئن لائن انٹرنیٹ فنڈز ٹرانسفر (آئی بی ایف ٹی) پر چارجز سے استثناء دینے کی اسٹیٹ بینک کی پالیسی کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

آخر میں، 2020ء میں بینکوں کے غیر سودی اخراجات میں صرف 5.82 فیصد کا اضافہ ہوا، جو 2019ء کی 16.10 فیصد نمو سے کم ہے۔

اس کا اہم سبب یہ تھا کہ وہاں بینکوں کی کاروبار میں توسیع کی حکمت عملیوں پر عملدرآمد روک دیا، جبکہ ان کے آپریشنز میں ڈیجیٹائزیشن کی رفتار بڑھ گئی۔ اس کا نتیجہ 2020ء میں برانچوں کی توسیع اور ان سے منسلک اخراجات میں کمی کی صورت میں نکلا۔<sup>94</sup> نتیجتاً، 2020ء میں بینکوں کے انتظامی اخراجات کم ہو گئے (2020ء میں 5.30 فیصد نمو بمقابلہ 2019ء میں 15.02 فیصد نمو)۔

<sup>92</sup> نان II میں 2020ء کے دوران 217 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ 2019ء میں یہ 182 ارب روپے بڑھے تھے۔ نان II میں 34 ارب روپے کے اضافی اضافے میں سے بینکوں نے 42 ارب روپے حکومتی تمسکات کی فروخت سے حاصل کیے۔

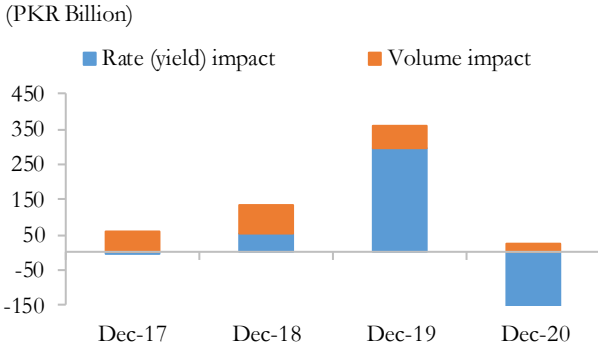
<sup>93</sup> جب شرح سود کم ہوتی ہے تو بانڈز کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں جو بانڈ ہولڈرز کے لیے کیپٹل گین پر منتج ہوتی ہے۔

<sup>94</sup> 2020ء میں 230 شاخیں کھولی گئیں جبکہ 2019ء میں ان کی تعداد 549 تھی۔

سودی اخراجات میں آمدنی کو سرمایہ کاریوں میں مضبوط نمو کے حجم کے اثرات سے تقویت ملی، جس نے شرح سود میں بہاری کٹوتی کی تلافی کر دی۔۔۔

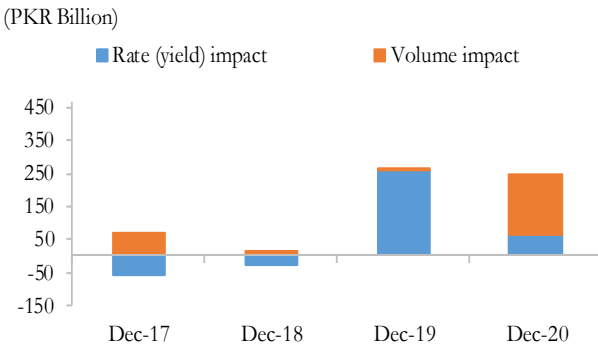
گذشتہ برس کی طرح<sup>95</sup> سرمایہ کاریوں سے سودی آمدنی کو 2020ء میں بینکوں کی مجموعی سودی آمدنی میں بالادستی حاصل رہی۔ قرضوں میں خاصی سست رفتاری اور شرح سود میں کٹوتی کے ساتھ 2020ء میں قرضوں سے آمدنی کا حصہ گر کر 41.16 فیصد ہو گیا جو ایک

### چارٹ 3.1.18 الف: قرضوں پر آمدنی۔ شرح بمقابلہ حجم کا اثر



Source: SBP

### چارٹ 3.1.18 ب: سرمایہ کاریوں پر آمدنی۔ شرح بمقابلہ حجم کا اثر



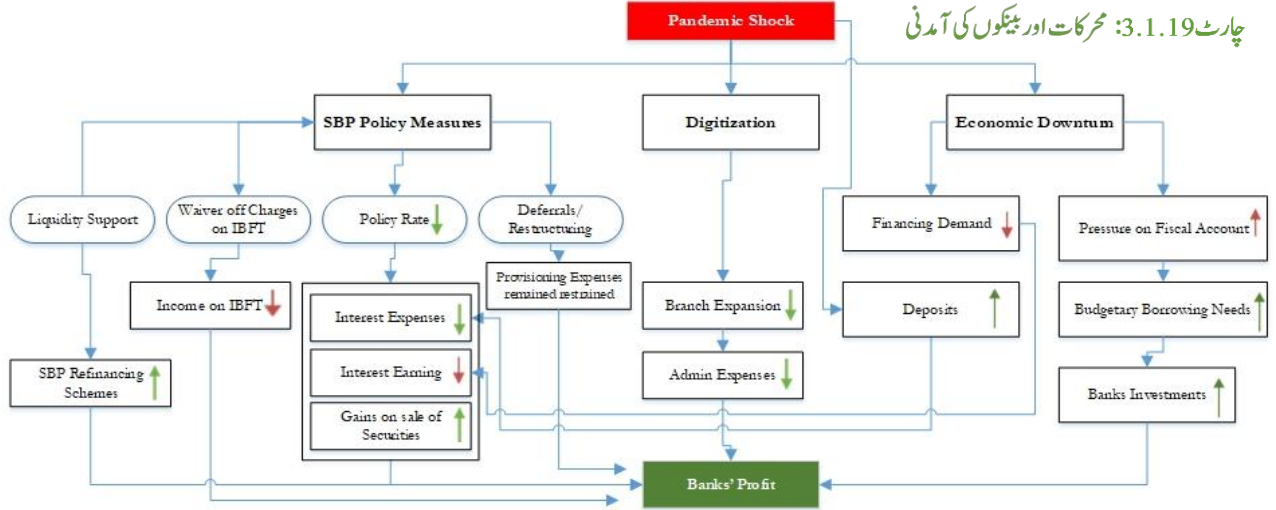
Source: SBP

سال قبل 49.7 فیصد تھا (چارٹ 3.1.18 الف)۔<sup>96</sup> دوسری جانب، حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کے حجم میں اضافہ آمدنی کی نمو کا اہم محرک تھا، کیونکہ 2020ء میں سرمایہ کاریوں کی آمدنی کا حصہ بڑھ کر 53.84 فیصد تک پہنچ گیا جو 2019ء میں 42.42 فیصد رہا تھا (چارٹ 3.1.18 ب)۔ لہذا، ضرورت اس امر کی ہے کہ چونکہ

<sup>95</sup> 2019ء میں قرضوں اور سرمایہ کاریوں سے سودی آمدنی کی مالیت بالترتیب 931 ارب روپے اور 786 ارب روپے تھی۔

<sup>96</sup> چارٹ 3.1.18 الف اور چارٹ 3.1.18 ب میں سودی آمدنی اور اخراجات میں سال بسال تبدیلیوں کا تجزیہ کیا گیا ہے اور ان تبدیلیوں کے پس پردہ عوامل کی نشاندہی کی گئی ہے: شرح سود میں تبدیلیاں اور کاسی اثاثوں اور واجبات کا حجم۔

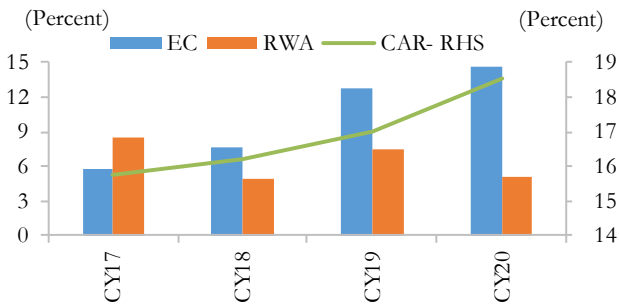
### چارٹ 3.1.19: محرکات اور بینکوں کی آمدنی



حصہ 63.64 فیصد ہو گیا۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زیر جائزہ سال کے دوران سطح اول کے سرمائے میں اضافے کا بنیادی سبب تحویل میں رکھی ہوئی آمدنی تھی جس کا سطح اول سرمائے کے بہاؤ میں حصہ 80 فیصد سے زیادہ تھا۔

بینکوں نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حکومتی تمسکات میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے، اس لیے خطرے سے پاک تمسکات کے بڑھتے ہوئے حجم نے مجموعی سودی آمدنی بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھیے باکس 3.1)۔

### چارٹ 3.1.20: شرح کفایت سرمایہ کی سطح اور اہل سرمائے اور خطرہ بہ وزن اثاثوں میں سالانہ نمو



Source: SBP

زیر تحویل آمدنی میں قابل ذکر اضافے کا بڑا حصہ منافع میں مضبوط نمو سے حاصل ہوا، جس کے بڑے حصے کی سرمایہ کاری کر دی گئی کیونکہ اسٹیٹ بینک نے سرمائے کو محفوظ رکھنے اور وبا کی وجہ سے پیدا ہونے والی بے یقینی کے تناظر میں سرمائے کو محفوظ رکھنے اور بینکوں کی قرضے دینے اور نقصان کو جذب کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے منافع منقسمہ ادائیگیوں کو دوسرے ماہیوں کے لیے معطل کر دیا تھا۔<sup>97</sup> 2020ء میں سطح دوم کے جز کے اہل سرمائے میں 85 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔ سطح دوم کے سرمائے کے بہاؤ میں تقریباً 50 فیصد اضافے میں اہم حصہ ذخائر کی دوبارہ قدر پیمائی<sup>98</sup> کا تھا جس کے بعد عمومی تمویل (38 فیصد حصہ) کی باری آتی ہے۔

مختلف پالیسی مداخلتوں اور اثاثوں کی ساخت میں تبدیلی بینکوں کی آمدنی پر اثر انداز ہوئی۔۔۔

شعبہ بینکاری کی آمدنی میں نمایاں اضافے کو سرمایہ کاریوں میں مضبوط نمو اور وبائے نیشنل کے لیے متعارف کرائے گئے مختلف پالیسی اقدامات سے تقویت ملی۔ وبائے متعلق مختلف خطرات اور پالیسی اقدامات اور بینکاری کے شعبے پر ان کے اثرات کی تفصیل چارٹ 3.1.19 میں دی گئی ہے۔

2020ء میں شعبہ بینکاری کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں مزید بہتری آگئی۔۔۔

آمدنی میں نمایاں اضافے کے نتیجے میں اہل سرمائے میں بہتری آگئی اور یہ بڑھ کر 14.67 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ بینکوں کے خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 5.06 فیصد کی قدرے کم رفتار سے اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، شرح کفایت سرمایہ آخر دسمبر 2020ء تک بڑھ کر 18.56 فیصد ہو گئی جو ایک سال قبل 17.0 فیصد تھی (چارٹ 3.1.20)۔ شرح کفایت سرمایہ کی موجودہ سطح کم از کم مقامی شرائط اور عالمی معیار سے خاصی زیادہ بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کی سطح پر تھی۔

2020ء میں اہل سرمائے میں 233 ارب روپے کی بہتری میں اہم کردار سطح اول کے سرمائے نے ادا کیا، جس میں 148 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس کا مجموعی اہل سرمائے میں

دستیاب برائے فروخت کے تحت رکھی گئی حکومتی تمسکات پر غیر حاصل شدہ فائدے کا تھا۔

<https://www.sbp.org.pk/press/2020/Pr1-22-Apr-20.pdf><sup>97</sup>

<sup>98</sup> 2020ء میں باز قدر پیمائی کے ذخائر میں 41 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اس میں سے 24 ارب روپے

بڑی اور بہتر درجہ بندی کی حامل فرموں کو قرضے دینے پر زیادہ توجہ دیتے ہیں، جو اس مدت میں سرمایہ چارج میں کمی پر منتج ہوتا ہے (دیکھیے باب 6 میں باکس 6.1)۔

اس کے مقابلے میں 2020ء میں بینکوں کے آپریشنل خطرے کے بہ وزن اثاثوں میں 16.87 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2019ء میں یہ 10.9 فیصد کی سطح پر تھے۔ اس کا سبب بینکوں کی خام آمدنی میں اضافہ تھا جو بازل قواعد کے بنیادی اظہارے کے طرز فکر کے تحت آپریشنل خطرے کے بہ اثاثوں کی بنیاد بن جاتے ہیں۔<sup>100</sup>

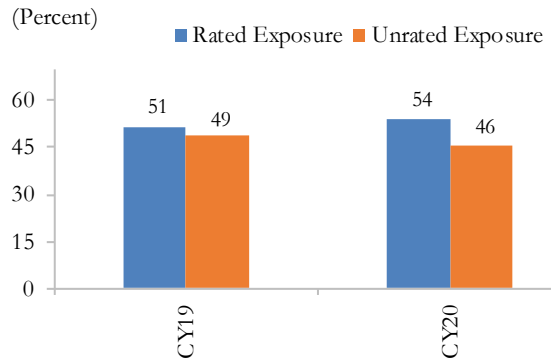
جدول 3.1.3: ملک دار مالی اسباب کے اظہارے۔ ستمبر 2020ء تک								
شرح کفایت سرمایہ	شرح کفایت سرمایہ	شرح اول	اقتیاس کا تناسب	اثاثوں پر منافع۔ بعد از ٹیکس	ایکویٹی پر منافع۔ بعد از ٹیکس	لاگت تا آمدنی تناسب	سیال اثاثے اور قلیل مدتی واجبات	سیال اثاثے کا تناسب
19.5	15.5	9.9	1.1	14.8	47.1	54.6	110.6	پاکستان
23.7	21.8	4.5	3.6	24.6	49.4	48.9	69.3	ارجنٹائن
23.4	21.7	2.9	1.7	11.3	46.5	20.1	29.0	انڈونیشیا
19.6	18.1	2.2	1.2	8.5	36.1	25.2	41.7	سعودی عرب
19.4	16.1	3.9	1.5	13.7	34.1	45.6	60.6	ترکی
19.4	16.4	3.3	0.9	6.5	46.5	21.6	34.5	تھائی لینڈ
18.4	15.2	1.4	1.2	10.1	42.6	24.0	156.2	ملائیشیا
16.7	14.3	2.4	1.3	13.0	58.6	17.5	274.5	برازیل
16.4	15.3	3.4	1.1	9.8	50.5	33.8	51.6	فلپائن
15.0	11.6	3.5	1.5	12.6	43.8	25.6	41.6	ہیرو
14.9	14.2	8.2	0.5	6.6	49.0	8.2	25.1	بھارت
14.3	10.6	1.6	0.5	7.3	54.3	19.8	20.7	چلی
12.7	10.4	9.3	2.0	17.2	96.3	22.3	119.7	روس
14.2	11.6	1.9	0.8	10.3	26.9	24.4	58.2	چین
11.9	8.0	8.5	0.9	14.6	58.6	18.8	48.3	بنگلہ دیش
17.2	14.7	4.1	1.4	11.9	49.5	25.4	73.6	اوسط
23.1	20.2	0.8	0.7	7.5	43.9	12.5	25.7	ناروے
22.8	20.4	0.5	0.5	9.0	56.6	23.7	34.4	سوئیڈن
21.0	17.6	1.0	0.4	6.5	63.8	23.5	50.0	برطانیہ
20.1	17.6	1.5	0.4	5.6	62.0	20.3	39.2	فن لینڈ
17.0	15.3	1.3	1.3	14.1	44.3	66.9	73.8	سنگاپور
16.2	14.4	1.0	0.3	2.7	61.2	16.7	157.1	امریکہ
15.7	13.5	0.6	0.7	14.8	67.5	15.7	75.2	کینیڈا
19.4	17.0	1.0	0.6	8.6	57.1	25.6	65.1	اوسط

ماخذ: آئی ایم ایف۔ بینک دولت پاکستان

خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 2020ء میں 5.06 فیصد (2019ء میں 7.46 فیصد اضافہ) کی کمزور نمونہ ہوئی۔ خطرہ بہ وزن اثاثوں کی سست رفتاری میں اہم کردار خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کی کمزوری نے ادا کیا، کیونکہ بینکوں کی توجہ زیادہ تر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری پر مرکوز تھی، جبکہ خطرہ مارکیٹ بہ وزن اثاثوں کی نمونہ بھی اتنی مضبوط نہیں تھی۔

2020ء میں خطرہ مارکیٹ بہ وزن اثاثوں میں 8.56 فیصد نمونہ ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 33.76 فیصد کی توسیع ہوئی تھی۔ 2020ء میں پی آئی بیز میں بھاری سرمایہ کاریوں (2020ء میں پی آئی بیز کے حجم میں 63.97 فیصد نمونہ ہوئی جبکہ 2019ء میں یہ 62.95 فیصد رہی تھی) کے باوجود خطرہ بہ وزن اثاثوں کی تیزی سے سست رفتاری

### چارٹ 3.1.21: بینکوں کا درجہ بند اور غیر درجہ بند قرضہ جاتی اکتشاف



Source: SBP

رواں شرح پی آئی بیز میں زیادہ سرمایہ کاریوں کو ظاہر کرتی ہے، جن میں مدت کا خطرہ موجود ہوتا ہے اور سرمایہ چارج بھی کم رہتا ہے۔<sup>99</sup> خطرہ مارکیٹ بہ وزن اثاثوں کے اجزا میں ایکویٹی اور زرمبادلہ کے علاوہ اجزا میں قابل ذکر سست رفتاری دیکھی گئی۔

اسی طرح 2020ء میں خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں سست رفتاری (2020ء میں 2.62 فیصد نمونہ اور 2019ء میں 5.15 فیصد) دیکھی گئی، کیونکہ بینکوں کے قرضوں میں معمولی نمونہ ہوئی۔ درجہ بند فرموں کو قرضوں کی بیشتر نمونہ میں بینکوں کے درجہ بند کارپوریٹ قرض گرووں کو قرضوں کے اکتشاف میں مزید اضافہ ہو گیا (چارٹ 3.1.21)۔ مزید برآں، بینک قرضے دینے کی حکمت عملیوں میں قدامت پسند طرز فکر پر عمل پیرا رہے ہیں۔ وہ غیر درجہ بند فرموں اور ایس ایم ایز کے مقابلے میں

<sup>100</sup> بی آئی اے کے مطابق سالانہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس کے مطابق گذشتہ تین برسوں میں ہر ایک سال میں بینک کی خام آمدنی کو آپریشنل خطرے کے چارج کا تعین کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھیے <http://www.sbp.org.pk/bprd/Basel/FAQs-Basel-IIMCR.pdf> 91 Q

<sup>99</sup> معین شرح پی آئی بیز میں سرمایہ کاریوں کے معاملے میں بینکوں کی بہ وزن اوسط عرصیت میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ شرح سود میں نامساوی گار تہدیلیوں کے لحاظ سے مدت کے بلند خطرے پر منتج ہوتا ہے۔ تاہم، چونکہ رواں شرح پی آئی بیز، ایم ٹی بیز کی نیلامیوں میں درج نبی اوسط یافتہ سے منسلک ہوتے ہیں، اس لیے قیمتوں کے دوبارہ تعین کا خطرہ کم ہے۔

عالمی تناظر میں پاکستان کے شعبہ بینکاری کی اصابت اطمینان بخش رہی ---

ملکوں کے مابین تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ منتخب ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کی اوسط شرح کفایت سرمایہ کے مقابلے میں بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ کی سطح بلند رہی (جدول 3.1.3)۔ تاہم ملکی بینکوں کے اثاثہ جاتی معیار کے لحاظ سے انفیکشن کا تناسب منتخب ممالک کے دونوں گروپوں کے مقابلے میں بلند رہا۔

پاکستانی بینکوں کا بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں قابل ذکر حد تک بلند تھا۔ اس کے ساتھ ملکی بینکوں نے ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں کے مقابلے میں لاگت اور آمدنی کا کم تناسب مستعدی سے برقرار رکھا۔ مزید برآں، ملک کے شعبہ بینکاری کی جانب سے برقرار رکھی گئی سیالیت کی حفاظتی حد ابھرتی منڈیوں و ترقی پذیر معیشتوں اور ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں خاصی بلند تھیں۔